Regd No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۷۹ ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/۱۱

یوم سہ شنبہ - ۲ محرم ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | یکم تبوک ۱۳۳۳ھش - یکم ستمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۴۱

فرانس نے یورپ کی دفاعی برادری کے معاہدہ کو نامنظور کر کے

کمیونزم کی روک تھام کی کوششوں کو بہت نقصان پہنچایا ہے (آئزن ہاور)

واشنگٹن ۳۱ اگست۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ فرانس کی قومی اسمبلی نے یورپ کی دفاعی برادری کے معاہدہ کو نامنظور کر کے آزاد ملکوں کی ان کوششوں کو بہت نقصان پہنچایا ہے جو وہ کمیونزم کی روک تھام کے لئے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا میں یورپ کی دفاعی برادری کے معاہدہ کو بین الاقوامی کمیونزم کی روک تھام کا بہت بڑا ذریعہ سمجھتا ہوں دنیا کے دوسرے مدبروں نے بھی فرانس کی قومی اسمبلی کے اس فیصلہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ بون میں مغربی جرمنی کے نائب چانسلر نے کہا ہے کہ جرمنی کو فرانس کی اسمبلی کے اس فیصلہ سے بڑا صدمہ اور مایوسی ہوئی ہے۔ تاہم اس نامنظوری سے فرانس اور جرمنی کے تعلقات خراب نہیں ہونے چاہئیں۔ اٹلی کے وزیر اعظم نے بھی اس فیصلہ کو افسوسناک کہا ہے۔

مجلس دستور ساز نے نئے آئین کے تحت اقلیتوں کے تحفظات اور حقوق پر عام بحث مکمل کر لی

ان حقوق اور تحفظات کو نافذ کرانے کے لئے اقلیتوں کو سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں سے چارہ جوئی کرنے کا حق حاصل ہوگا

کراچی ۳۱ اگست۔ آج مجلس دستور ساز نے نئے آئین کے تحت اقلیتوں کے تحفظات اور حقوق پر عام بحث مکمل کر لی۔ ان تحفظات اور حقوق کو اور زیادہ موثر بنانے کے لئے یہ تجویز ہے کہ اقلیتوں کو یہ حق دیا جائے کہ وہ ان حقوق اور تحفظات کو نافذ کرانے کے لئے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں سے چارہ جوئی کر سکیں۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں کو یہ اختیار حاصل ہوگا۔ کہ ان حقوق کے نفاذ کے لئے جو حکم مناسب سمجھیں جاری کر دیں۔ دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں وزیر قانون مسٹر بروہی اس سلسلہ میں ایک ترمیم پیش کریں گے۔ مجلس دستور ساز میں پارسیوں کے نمائندہ مسٹر بھنڈارہ نے کانگرس ممبروں سے اپیل کی۔ کہ وہ پاکستان کے اسلامی آئین کو قبول کر لیں۔ انہوں نے کہا میں دعا کرتا ہوں کہ پاکستان کا آئین نام کا اسلامی آئین نہ ہو۔ اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ سچے اسلامی آئین کے تحت اقلیتوں کا فائدہ زیادہ اور نقصان کم ہے۔ رپورٹ کے ممبر انچارج سردار عبدالرب نشتر نے اپنی تقریر میں کہا کہ نئے آئین میں پاکستان کے تمام لوگوں کو خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم برابر کے حقوق دیئے گئے ہیں۔ غیر مسلم مملکت کے اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کو پہنچ سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ وزارت عظمےٰ کا درجہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ البتہ صدر مملکت کا عہدہ غیر مسلموں کو نہیں دیا جا سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے ملک کا صدر جس کی بنیاد خاص نظریات پر ہو وہی ہونا چاہیئے جو ان نظریات کو مانتا ہو۔ اور ایسا شخص صرف مسلمان ہی ہو سکتا ہے۔

سردار عبدالرب نشتر نے کہا کہ پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ اس کے اور دوسری جمہوریتوں کے درمیان فرق قائم کیا جا سکے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے روس کی مثال پیش کرتے ہوئے کہا کہ جمہوریہ روس کا نام سوویٹ یونین سوشلسٹ ری پبلک ہے۔ اس میں سوشلسٹ کا لفظ اس لئے بڑھایا گیا ہے۔ تاکہ روس کی جمہوریہ دوسری جمہوریتوں سے ممتاز ہو سکے۔

انہوں نے کہا کہ کانگرسی لیڈر ہندوستان کے غیر مذہبی آئین کا ڈھنڈورہ بہت پیٹتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے آئین کا سارا تانا بانا ہی ہندو مذہب پر ہے۔ جو بہت چالاکی سے تیار کیا گیا ہے۔ ہندو مذہب میں گائے مقدس سمجھی جاتی ہے۔ اور وہاں کے آئین کی دفعہ ۴۸ کے تحت اس کی حفاظت لازمی قرار دی گئی ہے۔ پاکستان کے آئین میں صاف گوئی سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن ہندوستان کے آئین کی طرح پراسرار طریقے استعمال نہیں کئے گئے۔

انہوں نے کہا مجھے بہت افسوس ہے کہ مسٹر چٹو پادھیائے نے قرارداد مقاصد کے صرف اس حصہ کا حوالہ دیا ہے کہ اقتدار اعلےٰ صرف اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ پاکستان میں شخصی حکومت ہوگی۔ لیکن انہوں نے اس سے اگلا حصہ نظر انداز کر دیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ اقتدار اعلےٰ مملکت پاکستان کو منتقل کیا ہے جسے عوام کے نمائندے استعمال کریں گے۔

لبنان اور عراق کے وزرا اعظم کی بات چیت

بغداد ۳۱ اگست۔ لبنان کے وزیر اعظم عبداللہ الیافی نے جو آجکل بغداد آئے ہوئے ہیں۔ عراق کے وزیر اعظم نوری السعید سے اپنی بات چیت ختم کر لی ہے۔ یہ بات چیت ہفتہ کو شروع ہوئی تھی۔ عبداللہ الیافی نے بات چیت کو بہت کامیاب بتایا ہے۔

عالمی بنک اور ہندوستان کے نمائندوں کی بات چیت

نئی دہلی ۳۱ اگست۔ نہری پانی کے جھگڑے کے بارے میں عالمی بنک کے نمائندوں اور ہندوستان کی ابتدائی بات چیت آج نئی دہلی میں شروع ہو گئی۔ عالمی بنک نے اس سلسلہ میں حال ہی میں نئی تجویزیں پیش کی ہیں۔

ہندوستان کے وزیر محنت نے استعفےٰ دے دیا

نئی دہلی ۳۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے وزیر محنت جی کی گری نے اپنے عہدہ سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ ان کا استعفےٰ ابھی منظور نہیں ہوا۔ استعفےٰ دینے کی وجہ مزدوروں کی پالیسی کے بارہ میں وزیر محنت اور حکومت کے درمیان اختلافات پیدا ہو جانا بیان کی جاتی ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد ۲۸ اگست (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا گلا خراب ہے۔ دردوں کی تکلیف میں کسی قدر کمی آ رہی ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۳۱ اگست (بوقت ساڑھے نو بجے شب) گزشتہ رات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو بے خوابی رہی۔ دن کے وقت طبیعت نسبتاً کچھ بہتر ہو گئی۔ لیکن کمزوری ابھی بہت ہے۔ ڈاکٹروں نے بستر پر مکمل طور پر آرام کے لئے تاکید کی ہے۔ آج شام چھ بجے پھر کچھ سانس کی تکلیف ہوئی۔ لیکن آکسیجن دینے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے افاقہ ہو گیا۔

دورے کی کیفیت یہ ہوتی ہے۔ کہ دورے کے وقت کچھ وقت کے لئے سانس بہت تیز تیز چلتا ہے۔ چند سیکنڈ کے لئے سانس بالکل رک کر گلے میں چوکنگ ہونے لگتا ہے۔ اور اس کے بعد پھر سانس کی تیزی شروع ہو جاتی ہے۔ چوکنگ کی حالت بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اصل بیماری تاحال موجود ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا جاری رکھیں۔

پیرس ۳۱ اگست۔ فرانس کے وزیر اعظم مانڈیز فرانس نے مغربی یورپ کے اتحادیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ فرانس کی قومی اسمبلی نے یورپ کی دفاعی برادری کے معاہدہ کے خلاف جو ووٹ دیا ہے۔ اس سے وہ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ فرانس کے باشندوں کی بھاری اکثریت مغربی یورپ کے اتحاد کی حامی ہے۔ اور ہمیں اس کے لئے جلد کوشش کرنی ہوگی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ۱۸۹۱ء کا کشف اور تحریک جدید

فرمایا:۔ "ہمیں اس تحریک کے متعلق یہ نظر آتا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچ ہزار کے گرد چکر کھا رہی ہے۔ گویا اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد اتنی ہے۔ جتنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف میں بیان ہوئی۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ۱۸۹۱ء کا کشف ہے۔ جس میں آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا جانا دکھایا گیا تھا۔ یہی پہلی پانچ ہزاری فوج ہے۔ جو السابقون الاولون کہلاتی ہے۔ جس نے انیس سال تک متواتر اشاعت اسلام میں مدد دی ہے۔ اور آئندہ بھی قربانی میں شامل ہے۔

ان کی ایک فہرست بن رہی ہے۔ جس کا بڑا حصہ بن چکا۔ اور تھوڑا حصہ بننے والا ہے۔ جو رہ رہا ہے۔ اس کے مکمل ہو جانے پر سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش کیا جائے گا۔ منظوری کے بعد یہ انیس سالہ فہرست ایک کتاب میں شائع کی جائے گی۔ اور اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کی ایک مختصر سی تحریک جدید کے آغاز کی تاریخ ہو گی۔ اور یہ کتاب ہر مجاہد تک جس نے انیس سال یکسر متواتر قربانی کی ہے۔ انشاء اللہ پہنچا دی جائے گی۔

پس پانچ ہزاری فوج کے ہر مجاہد کو چاہیئے کہ وہ اپنا نام اس فہرست میں لکھا ہوا دیکھ لے یا بذریعہ چٹھی "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے دریافت کر کے اپنی تسلی کر لے۔ تا اس کا نام کسی وجہ سے رہ نہ جائے۔ دریافت کرتے وقت یہ ضرور لکھے۔ کہ دسویں سال کا وعدہ کہاں سے اور سال ۱۱ سے ۱۹ تک کے وعدے کہاں سے کئے تھے۔ تا جواب جلد دیا جا سکے۔

اگر کسی کے ذمہ انیس ۱۹ سال میں کچھ بقایا ہو تو وہ بہ توجہ تمام اپنا بقایا جلد تر ادا کرے تا اس کا نام فہرست میں آ جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی تقریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ ہے۔ ہر سال قریباً تیس یا چالیس ہزار اشخاص اس مبارک تقریب سے مستفید ہونے کے لئے مرکز احمدیت میں جمع ہوتے ہیں۔ ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے جلسہ سالانہ کا ایک مستقل محکمہ ہے۔ جو سارا سال جلسہ سالانہ کے انتظامات میں مشغول رہتا ہے اس محکمہ کا فرض ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر استعمال ہونے والی تمام اجناس وغیرہ فصل کے نکلتے ہی خرید لے۔ تاکہ بعد میں نرخ کے بڑھ جانے سے سلسلہ کو کسی قسم کا نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے ہر احمدی سے چندہ لیا جاتا ہے۔ جس کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا دس فی صدی ہے۔ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی چندوں میں سے ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ دوسرے لازمی چندوں کی طرح اس کی ادائیگی بھی باقاعدگی سے کرے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ کچھ لوگ تو یہ چندہ ادا ہی نہیں کرتے۔ اور سالہا سال سے ان کی طرف بقایا رہتا ہے۔ بعض احباب یہ چندہ ادا تو کرتے ہیں۔ مگر بروقت ادا نہیں کرتے۔ بلکہ اکثر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی ادا کرتے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالانکہ اس چندہ کی ضرورت جلسہ سے قبل بھی ہوتی ہے۔ تاکہ اجناس وغیرہ بروقت خریدی جائیں۔ اور دیگر انتظامات بھی مکمل کئے جائیں۔

جلسہ سالانہ پر ۔۔ ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ مگر کبھی بھی جماعت نے اس رقم کو جلسہ سالانہ کے چندہ سے پورا نہیں کیا بلکہ تیس چالیس ہزار روپیہ کم ہی وصول ہوتا ہے۔ اس لئے میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کروں گا۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور اس کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ فرمائیں۔ اور ابھی سے ہی شرح کے مطابق ادائیگی شروع کر دیں۔ تاکہ بروقت روپیہ جمع ہو جائے۔ اور انتظامات میں سہولت پیدا ہو سکے۔

پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ خطبات میں جلسہ سالانہ کے چندہ کی اہمیت احباب کے ذہن نشین کروائیں۔ اور وصولی کی کوشش فرمائیں۔ جو رقوم سیکرٹریان مال کے پاس جمع ہیں۔ وہ جلد سے جلد داخل خزانہ کروانے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

بحضور امام ایدہ اللہ تعالیٰ

سلام اے مرے آقا مرے مطاع و امیر!
سلام اے مرے فضل عمر مرے محمود!
میں آج بن کے گدا تیرے در پہ آیا ہوں
میں ڈوب ڈوب کے ابھرا ہوں بار ہا آقا
کبھی قدم جو رہ صدق سے بھٹکتا ہے
جہان زیست کا اک بے نوا فقیر ہوں میں
حیات دہر میں بے سود کی سکوں کی تلاش
دل حزیں کو جو بخشے سرور بے طلبی
وفا شناس نگاہوں کی جستجو ہے مجھے
دل و نظر میں محبت کی تاب آ جائے
نگاہ فیض اثر کی بھی مجھے ضرورت ہے

خدائے پاک کے موعود رستگار اسیر!
نظیر حسن مسیحا و مصلح موعود!
اک التجائے دل و اغدار لایا ہوں
ہزار بار گرا ہوں ہزار بار اٹھا
مثال ماہی بے آب دل پھڑکتا ہے
ہنوز کشمکش دہر میں اسیر ہوں میں
عجیب شے ہے غم روزگار و فکر معاش
ہنوز عشق کی مے سے مرا سبو ہے تہی
نماز عشق میں آہوں کی آرزو ہے مجھے
مری حیات میں اک انقلاب آ جائے
تری دعائے سحر کی مجھے ضرورت ہے

(عبد المنان ناہید)

خدام کو اپنے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے۔ تاریخ اجتماع ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء

(نائب معتمد مجلس)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ

محلہ دار الیمن ربوہ کے احباب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی اور مبلغ ۵۲ روپے جمع کر کے غرباء میں تقسیم کئے۔ ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(خاکسار ملک محمود دین خادم پریذیڈنٹ محلہ دار الیمن ربوہ)

دعائے مغفرت

۲۳/۸/۵۴ کو حاجی محمد موسیٰ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ججوئی اپنے حقیقی مولا سے جا ملے نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی۔ جس میں صرف چھ افراد شریک جنازہ ہوئے۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔

(طالب دعا کریم بخش مبلغ جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ پنجاب)

دعائے نعم البدل

مولوی نظام الدین صاحب آف داجبوری کا بچہ جو کچھ عرصہ سے بیمار چلا آتا تھا ۵-۸ کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(بشیر احمد قمر احمد نگر جھنگ)

درخواست ہائے دعا

جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی کے ایک نہایت ہی مخلص دوست سید بشیر احمد صاحب دل کی ایکسوزی مرض میں مبتلا ہو کر ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی میں داخل ہیں۔ اور حالت اس وقت خطرناک قرار دی جا چکی ہے۔

(۱) موصوف صاحب موصوف کے پانچ بچے ہنوز خورد سالی میں ہیں (۲) بیوی اور بچوں کا انحصار محض ان کی ذاتی آمد پر ہے (۳) ان کا وجود جماعت کے لئے بھی بہت ہی مفید اور بابرکت ہے۔ احباب درد دل سے خاص دعا فرمائیں۔ اور مسلسل فرماتے رہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (خاکسار عبد الواحد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی)

(۲) میرے والد محترم خواجہ ثناء اللہ صاحب آف باندی پورہ کو بہت مالی نقصان ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نقصان کو نفع میں تبدیل کر دے۔ (عنایت اللہ خالد فرسٹ ایئر سٹوڈنٹ ٹی آئی کالج ربوہ حال گلگشت)

(۳) میرے والد محترم حبیب الحق صاحب کارکن دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پچھلے دو سال سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل شفا عطا فرمائے (عبد الرشید گوجرہ)

(۴) میری اہلیہ عرصہ پانچ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار شیخ سبحان علی ملازم ملک عمر علی صاحب رئیس)

(۵) میری والدہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں

(محمد حمید احمد، اٹیل ووڈ ٹیوٹوریل کالج لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۴ء

معاندانہ طریق کار

ہم نے الفضل میں کئی بار اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ آج کل اسلامی ممالک کو جس چیز کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ وہ داخلی امن ہے۔ اور یہ امن اسی طرح قائم ہو سکتا ہے۔ کہ ہر فرد یا جماعت جو ایسے ممالک میں اپنے ملک و قوم کی بہبودی چاہتی ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ اپنی ملکی حکومت سے کم از کم اس حد تک ضرور تعاون کرے۔ کہ ملک کا امن برباد نہ ہونے پائے۔ اور اگر کوئی فرد یا جماعت اپنی حکومت سے کسی اہم معاملہ میں اختلاف رکھتی ہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ بطریق احسن اس کو حکومت پر واضح کرے۔ لیکن ایسا طریق اختیار نہ کرے جس سے ملک میں بد امنی یا انارکی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ جس کا ملک و قوم کے مفاد پر یقینی طور پر برا اثر پڑتا ہے۔

دوسری طرف حکومت کا بھی فرض ہے۔ کہ اگر کوئی فرد یا جماعت خواہ وہ حکومت کے ارباب اختیار سے متفق نہ ہو۔ کوئی نیک مشورہ حکومت کو دیں۔ تو اس مشورہ کو زیر غور لائے۔ اور اگر مشورہ مفید ہو۔ تو اس پر عمل کرے۔ ورنہ جو دیگر راہ صواب نظر آتی ہو۔ اس پر عمل کرے۔ اس آخری صورت میں مشورہ دینے والے فرد یا جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس کو حکومت کے خلاف بدظنیاں پھیلانے کا ذریعہ نہ بنائے۔ اور اس نے جو اچھے کام بھی کئے ہوں۔ ان کو نظر انداز کر کے من حیث الکل حکومت کے خلاف ایسا پراپیگنڈا نہ شروع کر دے۔ جس سے باہم تلخیاں پیدا ہوں۔ اور عوام اور حکومت میں افتراق کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائے۔ جو یقیناً ملک و قوم کے لئے نہایت بدقسمتی کی حامل ہوگی۔ اور خود اس فرد یا جماعت کے لئے بھی۔

مصر پر ایک عرصہ سے شاہی مسلط چلی آتی تھی۔ مگر امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ جمہوری قوتیں بھی ابھرتی رہیں۔ چنانچہ کئی سالوں سے شاہ مصر کے ساتھ ساتھ جمہوری طرز کی پارٹیاں بھی سیاست میں دخیل چلی آتی تھیں۔ شاہ فاروق کی غلط کارانہ زندگی سے اور سیاست میں بھی دخل اندازی کی وجہ سے سیاسی اور معاشرتی حالات خراب ہو رہے تھے۔ سیاسی پارٹیاں بھی کوئی اچھی مثال نہیں پیش کر رہی تھیں۔ بعض فوجیوں نے اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر شاہی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ اور خود حکومت پر قابض ہو گئے۔ اگرچہ اس انقلاب میں بہت ہی کم خون خرابہ ہوا۔ لیکن اصولاً ہم ایسے انقلابات کے حامی نہیں۔ ملکی انقلاب کا یہ جبری طریق کار اس لئے غلط ہے۔ کہ اس سے گویا اس امر کا جواز نکلتا ہے کہ اپنے ملک میں طاقت کے ذریعہ انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ جو آئین پسندی کے اصول کی نفی ہے۔ اس اصول کے مطابق آج ایک طاقتور گروہ اس طرح حکومت پر قبضہ کرتا ہے۔ تو کل اس سے بھی زیادہ طاقتور گروہ اس پر ہلہ بول دے گا۔ اس طرح ملک میں ایک شیطانی چکر چل نکلتا ہے۔ اور آخر ملک تباہ ہو جاتا ہے۔

الغرض یہ طریق کار ازروئے جمہوریت اور ازروئے اسلام ہر دو طرح غلط ہے۔ مصر میں اگرچہ یہ انقلاب کم سے کم خون خرابہ سے ہوا۔ لیکن یہ امر اس کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں۔ یہ تو ایک اصولی امر ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ انقلاب ہو گیا۔ اور اب حکومت فوجی کونسل کے قبضہ میں ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں۔ کہ اگر ایک بار ملک میں یہ غلطی ہو چکی ہے۔ تو دوسروں کو بھی یہی غلطی کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔ ملک و قوم کے حقیقی خیر خواہوں کا ایسی صورت میں یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ ایسا غیر آئینی انقلابات نہ ہونے دیں۔ آئینی طریقوں سے ملک میں جمہوری حالات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

مصر بھی دوسرے اسلامی آزاد ممالک کی طرح بین الاقوامی لحاظ سے اس وقت سخت نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ دوسرے اسلامی ممالک کی طرح اس کو بھی داخلی امن کی سخت ضرورت ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مصر کے مخصوص حالات کی وجہ سے اس کو دوسروں سے بھی اس امر کی کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ کہ قوم کے تمام عناصر اتفاق و اتحاد سے باہم مل کر کام کریں۔ مصر کے اہم ترین مسائل میں سے ایک مسئلہ سویز ہے۔ برطانیہ نے جبری معاہدات سے اس علاقہ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ مادی طاقت کے لحاظ سے مصر برطانیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ورنہ برطانیہ ایک دن کے لئے بھی اس علاقہ میں ٹھیر نہ سکتا تھا۔ اس لئے مصر ایک مدت سے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کشمکش کرتا رہا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ برطانیہ بطور خود اس علاقہ کو کبھی چھوڑنا نہیں چاہتا۔ ایک مدت کی بات چیت اور تلخ کشمکش کے بعد اب کہیں جا کر بعض شرائط پر مصری حکومت اس کو انخلاء پر راضی کر سکی ہے۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ مصر چاہتا ہے۔ اس کو اس نئے معاہدہ سے حاصل نہیں ہوا۔ مگر جو کچھ ہوا ہے۔ اس معاہدہ سے پہلے باوجود سالوں کی کشمکش کے توقع نہیں تھی۔ اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ فوجی کونسل کی حکومت کے ارکان مصر کے سچے بہی خواہ ہیں۔ مسلمان ہیں اور سب وطن دوست ہیں۔ انہوں نے اپنی بساط اور حالات کے مطابق جو کچھ کیا ہے۔ حب وطن اور نیک نیتی کے جذبہ سے کیا ہے۔ اگر اس میں کچھ غلطیاں ہوئی ہوں۔ تو وہ مجبوریوں پر محمول کی جا سکتی ہیں۔ مگر اس سے بعض لوگوں کو جائز یا ناجائز طور پر حکومت پر اعتراض کرنے کا موقع ضرور مل گیا ہے۔

ان لوگوں میں سے جو مصر و برطانیہ کے معاہدہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کمیونسٹوں کے علاوہ مصر کی جماعت الاخوان بھی ہے۔ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ الاخوان کا حکومت کے خلاف معاندانہ رویہ خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ زیادہ افسوس اس امر کا ہے۔ کہ مصر ایک اسلامی ملک ہے۔ اور الاخوان کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ اسلام کا احیاء کرنا چاہتی ہے۔

۳۰ اگست کو مسئلہ سویز کے متعلق الاخوان نے ایک قرارداد شائع کی ہے۔ جس کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے:۔

”الاخوان المسلمین کی مجلس شوریٰ نے مصر اور انگلستان کے درمیان اس معاہدہ کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ جس پر وزیر اعظم مصر اور انگلستان کے وزیر دفاع نے ۲۷ جولائی ۱۹۵۴ء کو دستخط کئے ہیں۔ چونکہ اسلام نے یہ ہدایت کی ہے۔ کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو مخلصانہ مشورہ دینے میں بخل نہ کرے۔ اس کو حق پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتا رہے۔ نیز بھلائی اور خدا ترسی کے کاموں میں مدد کرتا رہے۔ اس لئے ان احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس شوریٰ اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کہ اس معاملہ کے متعلق اپنی رائے بے لاگ طریقہ پر آپ کے سامنے رکھ دے“

اس دستاویز کا شروع کا حصہ ایک لوکل معاصر نے شائع کیا ہے۔ اور اس پر ایک نوٹ میں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ

”ذیل میں ہم الاخوان المسلمون کی مرکزی مجلس شوریٰ کی اس قرارداد کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ جو اس نے کافی غور و خوض کے بعد ایک یادداشت کی شکل میں ۳ اگست ۱۹۵۴ء کو مصر کے محب وطن فوجی آمر کرنل عبد الناصر کو پیش کی تھی۔ اخباری اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ یادداشت ایک پمفلٹ کی شکل میں ہزاروں کی تعداد میں مصر میں تقسیم کی جا چکی ہے۔ اور اینگلو مصری معاہدہ کے اس تجزیہ نے پورے ملک میں بے چینی کی لہر دوڑا دی ہے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق“ اب ایسی صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ جس پر کرنل عبد الناصر اپنے ساتھیوں سے اہم مشورے کر رہے ہیں“

مان لینا چاہیئے۔ کہ الاخوان نے یہ مشورہ اسلامی ہمدردی کی بناء پر نیک نیتی سے دیا ہے۔ اور یہ بھی فرض کر لینا چاہیئے۔ کہ الاخوان کا یہ مشورہ بڑا اچھا ہے۔ بڑا پُر حکمت ہے۔ سوال ہے۔ کہ حکومت اور الاخوان میں پھر تصادم کیوں ہوا ہے؟ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو ایک اہم ملکی معاملہ میں ایک مشورہ دے رہا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ بجائے دونوں میں محبت بڑھنے کے الٹا دونوں میں تصادم ہو جاتا ہے۔ کیا کرنل عبد الناصر نعوذ باللہ پاگل ہو گیا ہے۔ کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے نیک مشورہ پر ان کا شکر گذار ہونے کی بجائے الٹا انہیں جیل بھیجنے پر تیار ہو گیا ہے؟

الاخوان ایک دینی جماعت ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ احیائے اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں کو اٹھانا چاہتی ہے۔ احیائے اسلام ایک بہت اچھا کام ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اس کام میں ایک دوسرے کی مدد کرے۔ اور ایک اسلامی ملک کی حکومت کو تو ضروری ایسے کام میں مدد کرنی چاہیئے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مصر کی جماعت الاخوان اپنی ملکی حکومت سے متواتر متصادم ہی ہوتی چلی آئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ہم نے اس پر اکثر غور کیا ہے۔ اور ہر بار اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ الاخوان کا طریق کار صحیح نہیں ہے۔ (۱) اسی معاملہ میں دیکھ لیجئے۔ کہ باعتراف خود اس جماعت نے نہر سویز کے متعلق انگریزوں سے حکومت سے علیحدہ گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھا۔ خواہ دوسری طرف سے دعوت پر اور خواہ گفتگو کچھ بھی ہوئی ہو۔ انہیں مسٹر ایونز سے ملاقات سے صاف انکار کر دینا چاہیئے تھا۔ اور کہنا چاہیئے تھا کہ وہ مصر کی حکومت سے براہ راست گفتگو کرے۔ کوئی پارٹی خواہ کتنی ہی بااثر کیوں نہ ہو۔ حکومت سے الگ ہو کر کسی غیر ملکی سے ملک کے اہم معاملات کے متعلق گفتگو کرنے کی قطعاً مجاز نہیں ہے۔ (۲) سویز کے متعلق ایک مدت سے مصر اور انگلستان کے درمیان کشمکش چلی آتی تھی۔ آخر ۲۷ جولائی ۱۹۵۴ء کو ایک معاہدہ ہوا۔ مگر الاخوان کی مجلس شوریٰ ۳ اگست ۱۹۵۴ء کو اپنا مشورہ پیش کرتی ہے۔ سوال ہے کہ یہ مشورہ معاہدہ سے پہلے کیوں نہ پیش کیا گیا۔ تا کہ حکومت ان خامیوں سے پہلے مطلع ہو جاتی۔ جو اس یادداشت میں بیان کی گئی ہیں۔ (۳) بالفرض یہ باتیں حکومت کو پہلے بتائی گئی تھیں۔ مگر اس نے ان سے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو ایسی صورت میں بعد میں قرارداد کی صورت میں ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر شائع کرنا سوا حکومت کو بدنام کرنے کے اور کیا معنی رکھتا ہے؟ اور اگر الاخوان یہ انتظار کر رہی تھی۔ کہ دیکھیں حکومت کیا معاہدہ کرتی ہے۔ بعد میں اس پر تنقید کی جائے گی۔ تو یہ امر بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ الاخوان اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ سچے مسلمانوں کا سا برتاؤ نہیں کر رہی تھی۔ بلکہ اپنی حکمتوں اور دانشمندیوں کو ایک ایسا راز دارانہ ہتھیار سمجھتی تھی۔ کہ

باقی صفحہ ۸ پر

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے دس سوالات اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے انکے جواب

دوسرا سوال

کیا مسیح جن کا آئندہ ظہور تسلیم کیا گیا ہے وہی عیسیٰ ابن مریم ہونگے یا کوئی اور؟

جواب

(الف) امام سراج الدین ابن الوردی (وفات ۷۴۹ھ) کے قول کے مطابق امت میں تین گروہ مختلف خیالات کے پائے گئے ہیں۔

اول۔ یہ کہ حضرت عیسٰے ابن مریم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل بنی اسرائیل کیطرف مبعوث کئے گئے تھے۔ وہ آسمان پر بجسدہ العنصری اٹھائے گئے تھے۔ اور وہ اب تک آسمان پر زندہ ہیں۔ اور وہی آخری زمانہ میں دوبارہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور یہی امام ابن الوردی کا اپنا مذہب ہے۔

دوم:۔ امت محمدیہ کے ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ عیسٰے ابن مریم کے نزول کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ اصالۃً حضرت عیسٰے ابن مریم علیہ السلام آئیں گے بلکہ امت محمدیہ میں سے کوئی شخص مسیح کا ہم صفات یا اس سے شابہت رکھنے والا مبعوث کیا جائے گا۔

سوم۔ ایک گروہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی روح کسی اور شخص کے جسم میں ظاہر ہوگی۔

امام ابن الوردی کی اصل عبارت معہ ترجمہ درج ذیل ہے۔ آپ نزول عیسٰے کے عقیدہ کا ذکر کرکے لکھتے ہیں۔

"ثم اختلف المتاولون له فقال اکثرهم واحقهم بالتصدیق هو ان عیسٰے علیه السلام بعینه یرد الی الدنیا وقالت فرقة من نزول عیسٰے خروج رجل یشبه عیسٰی فی الفضل والشرف کما یقال للرجل الخیر ملك وللشریر شیطان تشبیها بهما ولا یراد الاعیان وقال فرقة ترد روحه فی رجل اسمه عیسٰی والآخران لیسا بشیٔ والله اعلم" (خریدۃ العجائب وفریدۃ الرغائب صفحہ ۲۱۴ مطبوعہ التقدیم العلمی شارح الملوحی مصر)

ترجمہ۔ پھر تاویل کرنے والوں نے نزول عیسٰے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ ان میں سے اکثر نے جو زیادہ سزاوار تصدیق ہیں یہ کہا ہے۔ کہ عیسٰے علیہ السلام بذاتہ دنیا میں واپس آئیں گے اور ایک اور گروہ نے نزول عیسٰے سے ایک ایسے شخص کا ظہور مراد لیا ہے۔ جو فضل و شرف میں عیسٰے علیہ السلام کے مشابہ ہوگا۔ جیسے کہ تشبیہ دینے کے لئے نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیتے ہیں مگر اس سے مراد فرشتہ یا شیطان کی ذات نہیں ہوتی۔ اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام کی روح ایک شخص کے جسم میں آئیگی جس کا نام عیسٰے ہوگا۔ اور آخری دو رائیں بے حقیقت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہی زیادہ جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے۔

امام سراج دین ابن الوردی کے اس قول میں دوسرے گروہ کا جو مذہب بیان ہوا ہے۔ وہی جماعت احمدیہ کا ہے۔ تیسرا گروہ بھی درحقیقت دوسرے گروہ کی طرح یہی عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے خود نہیں آئیں گے۔ لیکن یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ مسیح علیہ السلام کی روح کسی شخص کے جسم میں حلول کرے گی۔ ان کے مقابلہ میں ایک اور گروہ ہے۔ جو کہ عیسٰے علیہ السلام کی بروزی آمد کا قائل ہے۔ اور مراد اس کی یہ ہے کہ عیسٰے کی روحانیت کسی اور وجود میں ظاہر ہوگی۔ اس شدت مناسبت کی وجہ سے جو اس میں اور مسیح علیہ السلام میں پائی جائے گی اس کو عیسٰے کا نام دیا جائے گا۔ چنانچہ محمد اکرام صاحب صابری لکھتے ہیں۔

"بعضے بر آنند کہ روح عیسٰے در مہدی بروز کند و نزول عبارت از ہمیں بروز است مطابق این حدیث کہ لا مہدی الا عیسٰی ابن مریم"

(اقتباس الانوار صفحہ ۵۲)

پس قائلین بروز کا عقیدہ بھی دوسرے گروہ کا ہی عقیدہ ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ نزول مسیح ابن مریم کے بارے میں کوئی نیا عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ علماء امت محمدیہ کے ایک گروہ کا پہلے سے یہی عقیدہ رہا ہے۔

(ب) چونکہ قرآن مجید کی آیت سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ اسرائیلی نبی حضرت عیسٰے ابن مریم علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور نیز قرآن مجید سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو وفات پا جائیں۔ وہ اس دنیا میں واپس نہیں آئیں گے۔ بلکہ قیامت کو ہی اٹھائے جائیں گے۔ اس لئے ہمارے نزدیک حضرت عیسٰے ابن مریم کا بذاتہ امت محمدیہ میں آنے کا خیال درست نہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی سے مراد یہی ہے کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص جو عیسٰے ابن مریم سے کمال شابہت رکھتا ہوگا۔ وہ اس مشابہت کی وجہ سے مسیح اور ابن مریم کہلائے گا

(ب) وفات مسیح

حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وفات قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ ان میں سے چند آیات درج ذیل ہیں۔

پہلی آیت۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ قیامت کے روز یہ سوال کریگا۔ کہ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا۔ کہ وہ تجھیں اور تمہاری والدہ کو خدا کے سوا معبود بنائیں تو وہ جواب میں کہیں گے۔ کہ میں نے تو ان سے وہی کچھ کہا۔ جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا۔ اور وہ بالکل صاف اور واضح حکم تھا۔ کہ

ان اعبدوا الله ربی وربکم

کہ تم اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے۔ پھر کہیں گے وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم۔

(مائدہ رکوع ۱۶)

اور میں ان کا نگران اور محافظ تھا۔ جب تک کہ میں ان میں رہا۔ مگر جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو پھر تو ہی ان کا رقیب و محافظ تھا (اس لئے مجھے معلوم نہیں۔ کہ انہوں نے مجھے اور میری والدہ کو کب معبود بنایا اور کیونکر بنایا) بہرحال میری زندگی میں ایسا نہیں ہوا۔ اس آیت سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ کیونکہ اس آیت میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام دو زمانوں کا ذکر کرتے ہیں۔ پہلا وہ زمانہ ہے جب اپنی قوم میں موجود تھے اور دوسرا وہ زمانہ ہے جب وہ اپنی قوم میں موجود نہ رہے۔ ان دونوں زمانوں کے درمیان لفظ توفیتنی بطور حدِ فاصل ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ عیسٰے علیہ السلام کے اپنی قوم سے غیر حاضر ہونے کا باعث ان کی وفات ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔

اس سوال کے جواب کے متعلق بعض مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ یہ واقعہ ہو چکا ہے یعنے عالم برزخ میں ان سے یہ سوال و جواب ہوا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ سوال و جواب قیامت کو ہوگا۔ بہرحال دونوں تفسیروں کی رو سے ان کا وفات یافتہ ہونا ثابت ہے کیونکہ جواب سے ظاہر ہے کہ عیسائیوں میں تثلیث کا عقیدہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی زندگی میں نہیں پھیلا بلکہ ان کی وفات کے بعد پھیلا۔ اور قرآن مجید شہادت دیتا ہے

لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم

(المائدہ رکوع ۱۰)

اور لقد کفر الذین قالوا ان الله ثالث ثلثة (المائدہ ع ۱۰) کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ اور اسی طرح وہ لوگ جو تثلیث کے قائل ہیں کافر ہیں۔ اس لئے لازمی طور پر ماننا پڑتا ہے۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

اس استدلال کی صحت اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو امام بخاری نے اس آیت کی تفسیر کرنے کے لئے لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حشر کے دن میرے چند صحابہ پکڑ کرے جائیں گے۔ تو میں کہوں گا۔ یہ میرے صحابہ ہیں یہ میرے صحابہ ہیں۔

فیقال انك لا تدری ما احدثوا بعدك فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم۔ فیقال ان هولاء لم یزالوا مرتدین علی اعقابهم

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۶۵)

تو یہ کہا جائے گا کہ تجھے معلوم نہیں۔ کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا۔ اور کیا کیا بدعات نکالیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ تو میں وہی قول کہوں گا جو قول کہ عبد صالح یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن مجید کی اس آیت میں مذکور ہے۔ کہ میں اس قوم پر نگران و شہید تھا۔ جب تک کہ ان میں رہا۔ لیکن جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو تو ہی ان پر رقیب و نگران تھا۔ اور یہ کہا جائے گا کہ جب سے تو ان سے جدا ہوا۔ وہ اسی وقت سے مرتد ہو گئے تھے۔

اس حدیث سے حضرت عیسیٰؑ کے قول فلما توفیتنی کی تشریح ہوگئی۔ اور ظاہر ہوگیا۔ کہ جیسے مرتد ہونے والے صحابی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہوئے۔ اسی طرح عیسائیوں میں تثلیث و الوہیت مسیح کا عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد پھیلا۔ لہٰذا ان کی وفات ثابت ہے۔

دوسری آیت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی ومطھرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ (آل عمران ع ۶)

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدے کئے ہیں۔ (۱) میں تجھے طبعی وفات دوں گا۔ یعنی دشمن جو تیرے قتل کے منصوبے کر رہے ہیں۔ میں انہیں ناکام کروں گا۔ اور تجھے طبعی وفات دوں گا (۲) میں تیرا اپنی طرف رفع کروں گا۔ (۳) اور تجھے منکرین کے الزامات اور اعتراضات سے بری کروں گا۔ (۴) اور تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔

قرآن کریم سے یہ ثابت ہے۔ کہ چاروں وعدے پورے ہو چکے ہیں۔ متوفیک میں جو طبعی وفات کا وعدہ تھا۔ اس کا پورا ہونا آیت "فلما توفیتنی" سے ظاہر ہے جو اوپر ذکر ہو چکی ہے۔ دوسرے وعدے کے متعلق فرمایا۔ "بل رفعہ اللہ الیہ" (نساء ع ۲۳) کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح کا رفع اپنی طرف کیا۔ (۳) امہ صدیقۃ اور ایدناہ بروح القدس فرما کر اور ان کی پاکیزگی اور روحانی مراتب کا ذکر کرکے ان کی الزامات سے بریت ثابت کی۔ اور یہود کے الزامات کی موجہ طور پر تردید کی۔ (۴) اور آیت۔ فاصبحوا ظاھرین۔ (الصف ع ۲) میں چوتھے وعدہ کے ایفاء کا ذکر کیا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے ان کے نہ ماننے والے گروہ پر غالب آگئے۔ الغرض یہ سب وعدے پورے ہو چکے ہیں۔ اور سب سے پہلا وعدہ "انی متوفیک" ہے۔ اور محققین اور مفسرین مثلاً امام زمخشری صاحب تفسیر کشاف اور امام فخر الدین رازی وغیرہ نے اس کے معنی یہی کئے ہیں۔ کہ میں تجھے طبعی موت دوں گا۔ اور یہود تجھے قتل نہیں کر سکیں گے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے اس کے معنی "ممیتک" یعنی میں تجھے موت دینے والا ہوں اور "رافعک الی" کے معنی بھی محقق مفسرین نے روحانی رفع کے کئے ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں ایک قول یہ ذکر کیا ہے۔

"ورافعک الی ھو الرفعۃ بالدرجۃ والمنقبۃ لا بالمکان والجھۃ کما ان الفوقیۃ فی ھذہ الآیۃ لیست بالمکان بل الدرجۃ والرفعۃ"

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۶۹۱)

آیت ورافعک الیّ میں درجہ و رتبہ و شان کی بلندی اور رفعت مراد ہے۔ مکان اور جہت کی طرف اٹھانا مراد نہیں۔ جیسا کہ اس آیت میں منکرین پر فوقیت سے مراد بھی مکانی نہیں بلکہ درجہ اور رفعت کی فوقیت مراد ہے۔ بعض مفسرین جنہوں نے متوفیک میں نیند یا پورا پورا پکڑنا یا اور تاویلیں کی ہیں۔ مثلاً کہا ہے۔ کہ اس آیت میں تقدیم و تاخیر ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ جیسا کہ صاحب فتح البیان یہ تاویل ذکر کرکے کہ یہاں وفات سے موت مراد نہیں لکھتے ہیں:۔

"انما احتاج المفسرون الی تاویل الوفاۃ بما ذکر لان الصحیح ان اللہ رفعہ الی السماء من غیر وفاۃ"

(فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹)

کہ مفسرین کو لفظ وفات کی تاویل کرنے کی اس لئے ضرورت پڑی۔ کیونکہ صحیح بات یہ تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح کو بغیر وفات یعنی موت دینے کے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ گویا اصل آیت سے تو ان کی وفات ثابت ہوتی تھی۔ لیکن چونکہ ان کا اپنا عقیدہ تھا۔ کہ وہ آسمان پر اٹھالئے گئے اس لئے بجائے اس کے کہ روایات کو قرآنی آیت کے تابع کرتے مفسرین نے اپنے عقیدہ کو اصل قرار دے کر قرآنی آیت کی تاویل کر دی۔ لیکن امام ابن حزم نے اس تاویل کی تردید کی ہے اور آیت انی متوفیک اور آیت فلما توفیتنی کا ذکر کرکے لکھا ہے۔

"لم یرد عیسیٰ علیہ السلام بقولہ فلما توفیتنی وفاۃ النوم وصح انہ انما وفاۃ الموت۔" (المحلی صفحہ ۲۳)

یعنی آیت فلما توفیتنی میں توفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نیند مراد نہیں بلکہ موت مراد ہے۔

توفی کے معنی

عربی زبان میں توفی کا لفظ جب باب تفعل سے ہو۔ اور اللہ تعالےٰ اس کا فاعل ہو۔ اور مفعول ذی روح انسان ہو۔ اور منام یا لیل کا کوئی قرینہ نہ ہو۔ جس سے نیند والی قبض روح مراد ہو۔ تو اس کے معنی قبض روح اور موت کے سوا اور کوئی نہیں ہوتے۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے ایسے شخص کو ایک ہزار روپیہ بطور انعام دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جو اس دعویٰ کے خلاف قرآن کریم۔ حدیث شریف۔ دواوین عرب اور دیگر کتب عربیہ اور عربی لغت سے کوئی ایک ہی مثال پیش کرے۔ عرصہ ساٹھ سال سے ہمارا یہ چیلنج قائم ہے۔ مگر کوئی شخص ایک مثال بھی اس کے خلاف پیش نہیں کر سکا۔

مذکورہ بالا ترکیب کے مطابق جہاں کہیں لفظ توفی وارد ہوا ہے۔ اس سے قبض روح موت ہی مراد ہے۔ مثلاً آیات قرآنی توفنا مع الابرار (آل عمران ع ۲۰) توفنی مسلماً (یوسف ع ۱۱) او نتوفینک (مومن ع ۸) وغیرہ آیات میں توفی سے مراد وفات ہی ہے۔ اسی طرح عربی ڈکشنریوں میں توفاہ اللہ کے معنی قبض روحہ ہی لکھے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی روح قبض کر لی۔ اور وہ شخص مرگیا۔

رفع:۔ اسی طرح جب رفع کرنے والا خدا ہو۔ اور مرفوع کوئی انسان ہو۔ تو اس کے معنی جسمانی رفع کے ہرگز نہیں ہوتے۔ بلکہ بلندیٔ درجات اور قرب روحانی کے ہوتے ہیں۔ عربی زبان کی ڈکشنری لسان العرب میں لکھا ہے۔

"وفی اسماء اللہ الرافع الذی یرفع المؤمنین بالاسعاد و اولیاءہ بالتقریب۔" (لسان العرب زیر لفظ رفع جلد ۹ صفحہ ۴۸۲) کہ اللہ تعالےٰ کے نام الرافع کا یہ مطلب ہے کہ وہ مومنوں کا رفع ان معنوں میں کرتا ہے۔ کہ انہیں سعادت بخشتا ہے۔ اور اپنے اولیاء کا ان معنوں میں کہ ان کو اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

"من تواضع للہ رفعہ اللہ۔"

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۵)

جو اللہ تعالےٰ کے آگے خاکساری اختیار کرے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کا رفع کرتا ہے۔

بلکہ ایک اور روایت یہ ہے۔ "اذا تواضع العبد رفعہ اللہ الی السماء السابعۃ"

(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۵)

کہ جب بندہ فروتنی اختیار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتویں آسمان تک رفع کرتا ہے۔ باوجود اس روایت میں آسمان کا لفظ ہونے کے کوئی یہ معنی نہیں کرتا۔ کہ فروتنی اور انکساری اختیار کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ آسمان پر اٹھا لیا کرتا ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے لئے رفعہ اللہ الیہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو۔ ماثبت بالسنۃ مطبع محمدی لاہور صفحہ ۲۹ مصنفہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی و نیز تفسیر صافی صفحہ ۱۳۱)

پس لفظ رفع سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا ثابت نہیں ہوتا اور یہ لفظ قرآن مجید میں ان کے لئے یہود کے اعتراض کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ یہودی کہتے ہیں ہم نے اس مسیح ابن مریم کو جو اپنے آپ کو خدا کا رسول اور اس کا مقرب بتاتا تھا۔ صلیب پر لٹکا کر مار دیا ہے۔ اور ان کے عقیدہ کے مطابق جو مصلوب ہو۔ وہ خدا کے نزدیک لعنتی ہوتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے لفظ رفع کے ساتھ انہیں یہ جواب دیا ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ وہ لعنتی نہیں تھا۔ بلکہ وہ میرا مقرب تھا۔ جیسا کہ ایک دوسری آیت میں ان کی پیدائش سے پہلے بطور پیشگوئی فرمایا تھا۔ "و من المقربین" (آل عمران ع ۶) کہ وہ مقرب ہوگا۔

تیسری آیت

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم (آل عمران ع ۱۵)

ترجمہ:۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صرف ایک رسول ہیں۔ آپ سے پہلے کے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس اگر آپ فوت ہو جائیں۔ یا قتل کئے جائیں۔ تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے تمام رسولوں کی نسبت جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ وفات پا جانے کی خبر دی ہے۔ اور دنیا سے گزر جانے کے صرف دو طریق قرار دیئے ہیں۔ موت اور قتل۔ اگر کوئی تیسری صورت گزرنے کی ہوتی۔ جیسے آسمان پر چلے جانا۔ تو اس کا بھی اس آیت میں ذکر ہوتا۔ پس اس آیت سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کی تبلیغی مساعی

سال رواں کے نصف اوّل پر طائرانہ نظر

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن)

جرمن ترجمہ قرآن کریم

سال کے ابتدائی چند مہینے جرمنی ترجمہ قرآن کریم ایسے اہم کام کی تکمیل کے آخری مراحل پر صرف ہوئے۔ جیساکہ احباب اخبار میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے یہ کام اب ختم ہو چکا ہے۔ فالحمد للہ۔

ماہ فروری کے شروع میں خاکسار اس سلسلہ میں دوسری بار ہالینڈ گیا۔ اس کام کی تکمیل پر جرمنی کے راستے واپس سوئٹزرلینڈ آیا۔ پہلے ایک پریس کانفرنس ہیگ میں منعقد کی گئی جس میں پریس کے ڈائریکٹر نے پہلا مجلّد نسخہ اخبار نویسوں کی موجودگی میں خاکسار کو دیا۔ اس طریق سے قرآن کریم کی تیاری کی خبر مختلف ممالک میں پھیل گئی۔ ہمبرگ میں خاکسار برادرم چودری عبد اللطیف صاحب کی معیت میں مختلف اخبار نویسوں سے ملا۔ اور انہیں کام کی نوعیت سے آگاہ کر کے کتاب پر ریویو لکھنے کی درخواست کی گئی۔ سوئٹزرلینڈ واپس آکر مختلف پریس ایجنسیوں کو خبر پہونچائی گئی۔ اخبارات کو ریویو کے لئے نسخے بھجوائے گئے۔

سوس فیڈرل پریذیڈنٹ

قرآن مجید کا ایک نسخہ خاکسار نے سوس فیڈرل صدر Dr Rudolph Rubattel کو ملک کے دار الخلافہ برن جا کر پیش کیا۔ اس موقعہ پر بعض اسلامی ممالک کے سفارتی نمائندوں کو بھی نسخے پیش کئے گئے

اس وقت تک مختلف اخبارات میں قرآن کریم کے ترجمہ کا ذکر چھپ چکا ہے۔ بعض اخبارات میں ریویو بھی شائع ہوئے ہیں۔ بعض میں عنقریب شائع ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ خاکسار اس سلسلہ میں مختلف اخبار نویسوں سے مل چکا ہے

پرچہ "اسلام"

یہ پرچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے پوری باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چھ شمارے تیار کئے گئے۔ مجموعی حجم پچاس صفحات سے زائد بنتا ہے۔ سال کے شروع میں سالانہ نمبر شائع کیا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام الگ طبع کرا کر شائع کیا گیا۔ علاوہ دیگر مضامین کے مندرجہ ذیل مضامین شائع کئے گئے "علیے مسیح"۔ عیسائیوں کی پیدا ہونے کے بعد ۔۔۔ جو سنے اسلام کیوں قبول کیا۔ کیا یہ میل کا حادثہ تھا

الہٰی شان۔ حضرت امیر المومنین کی ذات پر حملہ قرآن کریم اور احادیث سے اقتباسات۔ سوالات کے جوابات۔ تعلق باللہ۔ توحید باری تعالےٰ رمضان المبارک۔ سوانح حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ کلام الامام وغیرہ وغیرہ

تبلیغی جلسے

چھ مختلف مواقع پر تبلیغی اجلاس منعقد کئے گئے۔ ان میں سے ایک جلسہ ملک کے دار الخلافہ برن میں منعقد کیا گیا ایک شہر بازل میں اور ایک شہر سینٹ گال میں۔ زیورک میں خاکسار نے ۱۲ جنوری کو "زندہ خدا" کے موضوع پر مصلح موعود کی پیشگوئی کی تفصیل بیان کی۔ اور ایک دوسرے اجلاس میں "اسلام کی مقدس کتاب" کے موضوع پر تقریر کی۔ سینٹ گال میں تقریر کا موضوع "اسلام اور عیسائیت" تھا۔ مورخہ ۲۷ جون کو برادرم مکرم خلیل احمد ناصر صاحب کی آمد پر ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں انہوں نے امریکہ میں اسلام" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ خاکسار نے ساتھ کے ساتھ تقریر کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا۔

دیگر تقاریر

۲۴ مارچ کو خاکسار کو نوجوانوں کے ایک گروپ نے تقریر کی دعوت دی۔ ۲۸ اپریل کو ایک شہر Schaffhausen میں خاکسار کو ایک بڑے اجتماع میں تقریر کی دعوت ملی۔ اسی طرح مورخہ ۲۷ اپریل کو ایک شہر Winterthur (جو شہر مشہور تجارتی فرم Sulzer Bros کا صدر مقام ہے۔) میں خاکسار کو نوجوان عیسائیوں کے سامنے تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ ہر موقع پر سوالات کے جواب بھی دیئے گئے۔ اور کتب حاضرین کے سامنے پیش کی گئیں

سوس ریڈیو

سال کے شروع میں سوس ریڈیو کے ساتھ ایک موقع پیش آگیا۔ جس کا اثر ملک کے کونہ کونہ میں محسوس ہوا۔ مورخہ ۳ جنوری کو ایک کھیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق نشر ہونے والا تھا۔ خاکسار کو چند گھنٹے قبل اس کا علم ہوا۔ جس پر فوراً متعلقہ افسران کی خدمت میں اس کھیل کو رکوانے کی درخواست کی گئی۔ وقت تھوڑا تھا تاہم یہ ڈرامہ نشر نہ ہوا اور ریڈیو پر اعلان کر دیا گیا۔ کہ چونکہ آنحضرت صلعم کی زندگی کو ایکٹروں کے ذریعہ پیش کرنے سے مسلمانوں کی دلشکنی ہوتی ہے۔ اسلئے یہ کھیل نشر نہیں ہوگا۔ اس پر اخبارات میں ایک شور اٹھا۔ کہ کیوں کھیل نشر نہیں کیا گیا۔ غالباً بیرونی دباؤ کے ماتحت سوس ریڈیو کے ڈائریکٹر نے ایک لمبا بیان شائع کیا اور لکھا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ کھیل کسی اور موقع پر نشر ہو۔ خاکسار نے اس پر ریڈیو والوں کو نیز متعلقہ وزیر کو اس بارہ میں پھر لکھا۔ ادھر بعض اخبارات میں ہمارے رویہ کے حق میں مضامین شائع ہونے شروع ہو گئے اخبارات کو خاکسار نے انٹرویو بھی دیا۔ بعض میں خاکسار کے خطوط چھپے۔ اس وقت سے کر اب تک ہمیں معلوم نہیں کہ ریڈیو والوں کا کیا ارادہ ہے۔

ٹیلی ویژن

۲۴ مئی کو سوس ٹیلی ویژن کی دعوت پر خاکسار نے ٹیلی ویژن پر ایک مختصر سا انٹرویو دیا۔ اور اس موقع پر قرآن کریم کی بعض آیات کی تلاوت کی گئی بعد میں جرمن ترجمہ سے آیات کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ یہ پروگرام جرمنی میں بھی ریلے ہوا۔

متفرق

مورخہ ۳ جون کو عید الفطر کی تقریب منائی گئی۔ اس دفعہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک خاتون نے جو دیر سے اسلام کا مطالعہ کر رہی تھیں بیعت کی جن کا اسلامی نام حمیدہ رکھا گیا۔ خدا تعالےٰ انہیں استقامت بخشے۔ آمین۔ مقامی افراد جماعت کا تربیت وتعلیم کا سلسلہ بھی حسب توفیق جاری رہا۔

قبر مسیح کے اعلان پر مشتمل اشتہار تقسیم کیا جاتا رہا۔ لوگ تبلیغی گفتگو کے لئے آتے رہے اور خطوط کے ذریعہ بھی لوگوں کے سوالات کے جواب لکھے گئے۔ مطالبہ پر لوگوں کو لٹریچر بھی مہیا کیا جاتا رہا۔ قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کی اشاعت و فروخت کا کام ہوتا رہا۔ ایک دیدہ زیب دو ورقہ جس پر قرآن کریم کے ایک صفحہ کا عکس بھی ہے تیار کرا کر لوگوں کو خریداری کی تحریک کی غرض سے ارسال کیا گیا۔ ایک نمائش میں بھی قرآن کریم کا نسخہ رکھوا دیا گیا۔ اس طرح اخبارات میں اشتہارات کے ذریعہ بھی لوگوں کو ترجمہ سے روشناس کروا دیا گیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مشن سے متعلق مختلف اخبارات میں چالیس سے زائد مضامین اور نوٹ شائع ہوئے۔ احباب کرام کی خدمت میں حقیر مساعی کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تربیتی کلاس

۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۵۴ء سے ۲ نومبر سنہ ۱۹۵۴ء

امسال یہ تربیتی کلاس انشاء اللہ تعالےٰ سالانہ اجتماع سے معاً قبل یعنے ۲۰ اکتوبر سے ۲ نومبر ۱۹۵۴ء تک منعقد ہوگی۔ اس کلاس کی اہمیت اس امر سے واضح ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نگرانی میں اس کلاس کا نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ اور سلسلہ کے ممتاز علماء پڑھاتے ہیں۔ مجلس مرکزیہ کی طرف سے مجالس کے نمائندگان کی شمولیت کے لئے ذیل کی سہولتیں دی گئی ہیں۔

(۱) اس کلاس کے اخراجات گزشتہ سالوں کی نسبت نصف کر دیئے گئے ہیں۔ یعنے ہر نمائندہ سے صرف دس روپے لئے جائیں گے۔

(۲) جو مجالس تربیتی کلاس کے انعقاد تک سو فیصدی چندہ اجتماع ادا کریں۔ وہ سو یا سو کی کسر پر ایک نمائندہ بغیر خرچ کے بھجوا سکتی ہیں۔ پس مجالس کو اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس ضمن میں یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ گذشتہ دو تین سال سے اس کلاس میں نمائندے بہت کم آرہے ہیں۔ اس لئے مجلس مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ کلاس صرف اس صورت میں منعقد کی جائے گی۔ جبکہ

(۱) ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۵۴ء تک بیرونی مجالس سے کم از کم بیس نمائندگان کے شامل ہونے کی اطلاع مل جائے

(۲) ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۵۴ء تک بیرونی مجالس کے پندرہ نمائندگان مرکز میں پہنچکر رپورٹ کر دیں۔

نوٹ یہ کلاس ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۵۴ء سے شروع ہوگی۔

ان دونوں شقوں میں سے اگر کوئی ایک شق بھی پوری نہ ہوئی یعنے اگر ۲۰ ستمبر تک بیس نمائندگان کے شامل ہونے کی اطلاع نہ ملی۔ یا ۱۹ اکتوبر تک ۱۵ نمائندے مرکز میں نہ پہنچ سکے۔ تو کلاس کا انعقاد منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور پھر یہ معاملہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ میں بغرض مشورہ پیش ہوگا۔ کہ کس طرح مجالس کو نمائندے بھجوانے کے لئے مجبور کیا جائے۔

اس تربیتی کلاس کا مقصد یہ ہے۔ کہ سال میں ایک بار ہر مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ مرکز میں آئے۔ اور پندرہ دن رہ کر ضروری تربیت حاصل کرے۔ اور پھر واپس جا کر اپنی مجالس کے دیگر ارکان کی تربیت کرے۔ اس لئے نمائندہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جو سمجھدار پڑھا لکھا ہو۔ قرآن شریف ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔ اور پھر واپس جا کر دوسروں کو سکھا سکتا ہو۔ پس نمائندہ کے تقرر کے وقت اس اہم غرض کو مدنظر رکھا جاتے۔ ورنہ اصل مقصد حاصل نہ ہوگا۔

امید ہے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس کلاس کو نہایت کامیاب بنائیں گی۔ اور ہر مجلس کوشش کر کے اپنا ایک نمائندہ ضرور بھجوائے گی۔ نمائندہ کی اطلاع ۳۰ ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں آنی ضروری ہے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بھارت کے بہت سے دیہات میں اچھوتوں کو کنوؤں سے پانی تک نہیں بھرنے دیا جاتا

بھارت پارلیمنٹ میں چھوت چھات کو جرم قابل سزا قرار دینے کے بل پر بحث

نئی دہلی ۔ ۳۱ راگست ۔ بھارتی پارلیمنٹ میں آج چھوت چھات کو قابل سزا قرار دینے کے بل پر بحث ہوئی ۔ مقررین میں مسٹر ٹنڈن اور ڈاکٹر کھرے قابل ذکر ہیں ۔ عام طور پر تمام ممبروں نے چھوت چھات کی مذمت کی اور اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ آج بھی ملک میں چھوت چھات پائی جاتی ہے خصوصاً دیہات میں جہاں اچھوتوں کو کنوؤں تک سے پانی بھرنے نہیں دیا جاتا ۔

ممبروں نے اس بات پر زور دیا کہ جب تک سب لوگوں کو سماجی اور اقتصادی آزادی نہ مل جائے ۔ اس وقت تک ہم اپنی آزادی کو آزاد نہیں کہہ سکتے

اچھوتوں کو مندروں میں داخلہ کی اجازت دینا ہی کافی نہیں بلکہ انہیں وہ تمام آسانیاں حاصل ہونی چاہئیں ۔ جو دوسروں کو حاصل ہیں ۔

مسٹر ٹنڈن نے مسئلہ کے دوسرے پہلوؤں پر بحث کی اور انہوں نے اچھوتوں سے کہا کہ جب تک وہ چھوت چھات کو برداشت نہ کرنے کا جذبہ پیدا نہ کریں گے ۔ اس وقت تک اسے ختم نہ کیا جا سکے گا ۔ آپ نے کہا کہ اچھوتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو اونچا کریں ۔

جاپان مسلّح ہونیکے بعد پرل ہاربر جیسے واقعہ کا ارتکاب کریگا

سیئول ۳۱ راگست ۔ ڈاکٹر ڈنگمن ری صدر جمہوریہ جنوبی کوریا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ جاپان کو دوبارہ مسلح کرنے کی کوشش میں مصروف ہے ۔ لیکن امریکہ کو معلوم ہونا چاہئیے کہ شرقی ایشیا کمیونزم جیسی لعنت کو قبول کرنے کو تیار ہے ۔ لیکن وہ جاپان کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا ۔

آپ نے کہا کہ منیلا کانفرنس میں شامل ہونے والے ملکوں کو جاپان کی سرگرمیوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئیے ۔ اگر امریکہ نے جاپان کو دوبارہ مسلح کرنے کی کوشش کی ۔ تو اسے پرل ہاربر جیسے ایک اور واقعہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئیے ۔ آپ نے کہا کہ ہم کمیونزم کی روک تھام کے لئے کسی ایسے ادارے میں شامل ہونے کو تیار نہیں ۔ جس میں جاپان کو مرکزی حیثیت حاصل ہو ۔

بلقان کا دفاعی منصوبہ اور اس کی اہمیت

۱۹ راگست کو یوگوسلاویہ میں یونان ترکی اور یوگوسلاویہ کے وزراء خارجہ نے باہمی امداد و تعاون کے ایک معاہدہ پر اپنے دستخط ثبت کر دیئے ہیں ۔ اصل میں ۱۹۵۲ء میں اشتراکی پراپیگنڈا کے دھمکی آمیز رویہ کو دیکھ کر ان ممالک کی حکومتوں نے محسوس کیا کہ ان کے درمیان دفاعی اشتراک عمل نہایت ضروری ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء کو انقرہ میں دوستی اور تعاون کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ۔ اس معاہدہ کے تحت یہ طے پایا کہ دستخط کرنے والے ممالک باقاعدہ طور پر ایک دوسرے کے ساتھ صلاح و مشورہ کیا کریں گے ۔ اس معاہدہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ ان ممالک نے ملکر اپنے دفاعی منصوبوں کی تفصیلات تیار کریں ۔ اور اس طرح عملی طور پر ایک متحدہ محاذ قائم ہو گیا ۔ پھر بھی ان تینوں ملکوں میں سے کسی نے بھی یہ عہدہ نہیں کیا تھا کہ اگر ان میں سے کسی پر حملہ ہوا ۔ تو اس کی مدد کریں گے ۔ لیکن اب انہوں نے یہ کمی بھی پوری کر دی ہے ۔ اور اب ان کا متحدہ محاذ نہ صرف حقیقی بلکہ رسمی طور پر بھی مکمل ہو گیا ہے

اب جس معاہدہ پر دستخط کئے گئے ہیں اس کا مسودہ تیار کرنے کی راہ میں ایک مشکل حائل تھی اگر ان میں سے کسی ایک پر براہ راست حملہ ہوتا ہے تو کسی قسم کی کوئی مشکل پیدا نہیں ہوتی ۔ بلقان معاہدہ اطلانٹک معاہدہ کی طرز پر کیا گیا ہے ۔ یعنی ایک کے خلاف دوسروں پر حملہ تصور کیا جائیگا ان تینوں ممالک نے وعدہ کیا ہے کہ انفرادی یا اجتماعی طور پر وہ اس ساتھی کی امداد کریں گے ۔ جس پر حملہ ہو گا ۔ اور اس کے موثر دفاع کے لئے وہ اپنی فوجیں بھی استعمال کریں گے ۔

لیکن مشکل یہ تھی کہ یونان اور ترکی تو اطلانٹک معاہدہ کے ممبر ہیں جبکہ یوگوسلاویہ رکن نہیں ہے چنانچہ یہ حالت بھی پیدا ہو سکتی ہے کہ یونان اور ترکی کو اطلانٹک ادارے کے کسی رکن پر حملہ ہونے کی صورت میں جنگ میں الجھنا پڑے لیکن یوگوسلاویہ پر اس قسم کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ۔ اب اس مشکل کا یہ حل نکالا گیا ہے کہ اگر ایسی صورت حال پیدا ہو جائے ۔ تو تینوں ممالک ضروری اقدامات کرنے کے سلسلہ میں ایک دوسرے سے صلاح مشورہ کریں گے ۔ اس کے سوا اس مشکل کا کوئی اور حل نظر نہیں آتا تھا ۔ یونان اور ترکی اس معاہدہ سے بالکل مطمئن ہیں اور اطلانٹک تنظیم میں شامل ممالک بھی اس معاہدہ کو تسلی بخش خیال کرتے ہیں ۔

ٹریسٹ کا مسئلہ

دیکھا جائے تو مجموعی طور پر صورت حال کوئی تسلی بخش نہیں ہے ۔ اس وقت آزاد یورپ میں دو دفاعی نظام موجود ہیں ۔ ایک تو اطلانٹک اور دوسرا نیا بلقان کا نظام ۔ یونان اور ترکی ان دونوں تنظیموں کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ مگر پھر بھی ان دونوں تنظیموں کے درمیان فوجی تعاون یا صلاح و مشورہ کی کوئی مشینری ابھی تک موجود نہیں ہے ۔ جغرافیائی وجود کے پیش نظر باہمی تعاون کا کوئی منصوبہ تیار کرنا یوگوسلاویہ اور اٹلی کا کام ہے ۔ لیکن ٹریسٹ کے جھگڑے کی وجہ سے ان کے تعلقات کشیدہ ہیں اور وہ انہیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ ملکر کوئی منصوبہ تیار کریں ۔ نتیجہ یہ ہے کہ آزاد یورپ کے دفاع میں ابھی تک ایک خطرناک خلا پایا جاتا ہے ۔

خوش قسمتی سے ٹریسٹ پر اٹلی اور یوگوسلاویہ کے درمیان سمجھوتہ کے امکانات پہلے سے زیادہ بہتر ہیں ۔ لیکن جھگڑے کے بعض پہلو ایسے ہیں جن کا حل تلاش کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے ۔ اسکے باوجود ہم یہ امید کر سکتے ہیں کہ ان دونوں ملکوں کے لیڈران کے درمیان کوئی سمجھوتہ ممکن ہو جائے گا اگر ایسا ہو گیا تو ممکن ہے کہ اٹلی بھی بلقان معاہدہ میں شامل ہو جائے ۔ اٹلی میں اس معاہدہ پر جو تبصرے ہوئے ہیں ۔ وہ کافی حوصلہ افزا ہیں مثال کے طور پر ایک تبصرہ یہ ہے کہ بلقان معاہدہ سے پوری طرح اس صورت میں فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا جب بلقان تنظیم اور اطلانٹک ادارہ کے درمیان کوئی تعلق قائم ہو جائے گا ۔ اور یہ مقصد اٹلی کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ یوگوسلاویہ خود اطلانٹک ادارہ کا رکن بن جائے ۔ لیکن یہ ایسا سوال ہے جس پر بحث کرنا قبل از وقت ہے

فوری مسئلہ تو یہ ہے کہ جلد ہی اٹلی اور یوگوسلاویہ کے درمیان ضروری تعلقات قائم ہو جائیں ۔ بلقان تنظیم اور اطلانٹک ادارہ کے درمیان رشتہ قائم کیا جا سکے ۔

یہ چیز نظر انداز نہیں کرنی چاہئیے کہ انقرہ اور یوگوسلاویہ میں جو معاہدے ہوئے ہیں ۔ وہ صرف فوجی معاہدے نہیں ہیں ۔ بلکہ ان کے ذریعہ یہ بھی طے پایا ہے کہ ان تینوں ممالک کی حکومتیں سیاسی معاشی اور ثقافتی میدانوں میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گی ۔ ان میں سے ایک حکومت اشتراکی ہے ۔ اور دوسری غیر اشتراکی ۔ اس سے ظاہر ہے کہ کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ ممالک نہ صرف پر امن طریقہ سے پہلو بہ پہلو رہ سکتے ہیں بلکہ اپنے مختلف سماجی و معاشی نظاموں کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ تعاون بھی کر سکتے ہیں ۔ دنیا میں اس وقت جو کچھ پایا جاتا ہے ۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ روس کا نظام اشتراکی ہے ۔ بلکہ اس کھچاؤ کی وجہ روس کی علاقائی وسعت کی پالیسی ہے ۔

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

اپنے ہاتھوں سے کچھ زائد کام کرو ۔ اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دو ۔ اس کی ایک آسان ترکیب یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں ، پیارے خدا کی پیاری باتیں ، اور پیارے رسول کی پیاری باتیں ۔ ۰۰ ۵ احادیث وغیرہ اردو انگریزی کتابیں ، اسلامی اصول کی فلاسفی ، رسول کریم کے بے نظیر کارنامے وغیرہ منگوائیے ۔ ہم نصف قیمت پر پہنچا دیں گے ۔ اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں ۔ پاکستانی احباب جناب محاسب صاحب ربوہ کے پاس قیمت جمع کرا سکتے ہیں ۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

برطانیہ میں زمین کھودنے کی مشینری کی صنعت

لندن (ریڈیو سے) حال ہی میں اخبار "فنانشل ٹائمز" میں ایک مقالہ شائع ہوا ہے ۔ جس کا موضوع اس برطانوی مشینری کی صنعت کی نشوونما کا ذکر ہے ، جو زمین کھودنے کے سلسلے میں کام آتی ہے اور جس کے ذریعہ دوسرے ممالک بھی زمین کے مخفی خزانوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ اس مشینری کی سب سے زیادہ مانگ پاکستان سے آئی ہے ، جہاں تین لاکھ ایک ہزار پونڈ کی مشینری اس سال کی پہلی ششماہی میں بھیجی جا چکی ہے اس کے بالمقابل پچھلے سال اس مشینری کی مجموعی فروخت تین لاکھ ۸ ہزار پونڈ تھی ۔

سیلون میں گال اویا ترقیاتی منصوبہ زیر عمل ہے اور بہت سے ملک اس کے نتائج کے منتظر ہیں ۔ اس کے ذریعہ سارے ملک کا ساتواں حصہ جنگلوں سے صاف کر کے لاکھوں انسانوں کو اس قابل بنایا جا رہا ہے کہ وہ نئی زندگی کا آغاز کر سکیں ۔ اور پھر یہ علاقہ اس قدر زرخیز ہو جائے گا ۔ کہ آنے والے سالوں میں لوگ یہیں سے فصل خریدیں گے ۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو اقلیت بنانے کے منصوبے مکمل کر لئے گئے

مظفر آباد ۳۱ اگست : مقبوضہ کشمیر سے جو لوگ مظفر آباد پہنچے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ پرجا پریشد اور راشٹریہ سیوک سنگھ نے ریاست کے مسلمانوں کو اقلیت بنانے کے منصوبے مکمل کر لئے ہیں۔ آزاد کشمیر ریڈیو کے ایک ترجمان کا بیان ہے۔ کہ یہ جماعتیں صرف رضاکاروں کو ہی نہیں۔ بلکہ جموں کے ہندوؤں اور سکھوں کو بھی ہتھیار تقسیم کر رہی ہیں۔ ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر این سی چیٹرجی نے اس ہفتہ اس منصوبہ کو آخری شکل دینے کے لئے ریاست کا دورہ کیا ہے۔ ہندوستانی فوج کی نقل و حرکت کی خبریں بھی آئی ہیں۔ ہندوستان کی بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل راجندر سنگھ جی اور جنرل تھمایا نے بھی حال ہی میں ریاست کا دورہ کیا ہے۔

ہندوستان کے مختلف مقامات میں سیلابوں کی تباہ کاریاں

خیلانگ ۳۱ اگست : وزیر خوراک ہند مسٹر رفیع احمد قدوائی نے تقریر کرتے ہوئے انکشاف کیا۔ کہ سیلابوں سے شمالی بہار کے ۸۰ لاکھ اشخاص مشکلات میں مبتلا ہیں۔ بہار میں مالی نقصانات کا اندازہ ۱۰ کروڑ روپیہ کے قریب کیا گیا ہے۔ شمالی بہار کے اکثر علاقوں میں دھان کا بیشتر دوبارہ بہہ گیا ہے۔ اور اب تیسری بار بیج لگایا جا رہا ہے۔ اگرچہ کوسی کی طغیانی کم ہو گئی ہے۔ لیکن گنڈک اور باگمتی بدستور سیلاب پر ہیں۔ لاکھو دائی ندی میں بھی سیلاب آ گیا ہے۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹہ میں گنڈک کی سطح خوفناک طور پر اونچی ہو گئی ہے۔

مغربی بنگال میں بھی اکثر دریا طغیانی پر ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان نیپال اور مغربی بنگال میں ۵ ہزار مربع میل اراضی زیر آب ہے اور اتنا وسیع علاقہ پیشتر کبھی سیلاب کی زد میں نہیں آیا تھا۔

شیخوپورہ سے مویشیوں کی برآمد پر پابندی

شیخوپورہ ۳۱ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شیخوپورہ نے ۔۔۔ دیسی گائے بھینسوں کی برآمد پر پابندی لگا دی ہے۔ یہ حکم دو ماہ تک جاری رہیگا۔ البتہ ناکارہ مویشیوں پر اس کا اطلاق نہیں ہوگا۔

اسرائیل کی ایک کمپنی اردن میں داخل ہو گئی

عمان ۳۱ اگست۔ کل اسرائیلی فوج کی ایک کمپنی سرحد پار کر کے اردن کے علاقہ میں داخل ہو گئی۔ چار گھنٹہ تک اسرائیلی کمپنی کی عرب لیجن ۔۔۔ اردن کی ہوم گارڈ ۔۔۔ لڑائی ہوتی رہی۔

راجستھان میں قحط کا اندیشہ

جے پور ۳۱ اگست۔ وسط جولائی کے بعد سے راجستھان میں مطلق بارش نہیں ہوئی ہے۔ مقامی ماہرین موسمیات کو اندیشہ ہے۔ کہ راجستھان میں مزید بارش نہ ہوگی۔ اور قحط پڑ جائے گا۔ اگر مزید ایک ہفتہ تک بارش نہ ہوئی۔ تو جودھ پور بیکانیر اور جے پور کے وسیع علاقوں پر اثر پڑیگا۔ باجرہ کی فصل خشک ہو رہی ہے۔ اور مکئی کی فصل خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ گیہوں اور جو کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ چارہ کی ابھی سے کمی ہے اگر بارش نہ ہوئی۔ تو بہت سے مویشی تباہ ہو جائیں گے مویشی کی قیمت میں ابھی سے ۵۰ فی صد کی تخفیف ہو گئی ہے۔ باڑمیر اور جیسلمیر سے مویشی دوسرے اضلاع کو جا رہے ہیں۔

قارئین الفضل اور دیگر احباب سے اپیل

الفضل کے خطبہ نمبر کیلئے کم از کم پانچسو خریدار مہیا فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات جمعہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کی غرض سے روزنامہ الفضل کا خطبہ نمبر اب انشاء اللہ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ خطبہ نمبر کے خریداروں کو پرچہ باقاعدگی سے نہ ملنے کے سلسلے میں جو شکایات تھیں۔ وہ اب نہیں رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

علاوہ ازیں ہمارا ارادہ ہے۔ کہ خطبہ نمبر کو زیادہ دلچسپ اور جاذب نظر بنایا جائے۔ اس کی ضخامت بھی آٹھ صفحوں کی بجائے ۱۲ صفحے کر دیجائے مگر قیمت میں کوئی اضافہ نہ کیا جائے۔

لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس نمبر کی اشاعت میں کم از کم پانچ سو خریداروں کا مزید اضافہ ہو جائے۔

لہٰذا ہم احباب جماعت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر یہ پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ ہم خطبہ نمبر مندرجہ بالا صورت میں نکالنے میں کامیاب ہو جائیں اور حضور ایدہ اللہ کے ایمان پرور خطبات کی اشاعت کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع ہو سکے۔

ہندوستان کا قومی پلان کا قرضہ

نئی دہلی ۳۱ اگست : وزیر خزانہ مسٹر سی ڈی دیش مکھ نے کل لوک سبھا میں کہا۔ کہ قومی پلان کے قرضہ میں ۲۱ اگست تک ایک ارب ۳۱ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے جمع ہوئے ہیں۔

ہندوستان کو غیر ممالک نے جو امداد دی ہے اس کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۵۳ء میں غیر ممالک نے ہندوستان کو ½۱۸ کروڑ روپے کی امداد دی ہے۔

انہوں نے مزید بتایا۔ کہ ابھی یہ اطلاع نہیں ملی کہ حکومت امریکہ ہندوستان کو کس قدر امداد دے گی۔

نائب وزیر خارجہ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ ہندوستان ایئر کرافٹ لمیٹڈ میں یکم جولائی ۱۹۵۴ء تک ۔۔۔ ہوائی جہاز تیار کئے گئے ہیں۔

لیڈر : بقیہ صفحہ (۳)

جس سے بعد میں حکومت کو مجروح کیا جا سکتا ہے اور اس کے خلاف ملک میں وہ بے چینی پھیلائی جا سکتی ہے۔ جس کا ذکر معاصر نے اپنے نوٹ میں کیا ہے۔ اس غلط طریق کار کا نتیجہ بھی ہم نے دیکھ لیا ہے۔ کہ اب ملک میں حکومت اور الاخوان کے درمیان کھلم کھلا تصادم شروع ہو گیا ہے۔ خواہ اس کی ابتدا الاخوان نے کی ہو۔ یا حکومت نے بہرحال یہ صورت حال ملک و قوم کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔

الاخوان کا مصر اور برطانیہ کے معاہدہ کے متعلق اس تجزیہ کرنا خواہ کتنا ہی دانشمندانہ اور حکیمانہ کیوں نہ ہو۔ اس کی وقعت ملک میں بدامنی اور نا راضگی پھیلانے کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں رہتی خاص کر ایسے نازک حالات میں جن میں سے مصر اور دوسرے اسلامی ممالک گذر رہے ہیں۔ یہ داخلی خلفشار بہرطور قابل مذمت ہے۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کی زیادہ تر ذمہ داری الاخوان کے معاندانہ طریق کار پر ہی عائد ہوتی ہے جو انہوں نے ملکی حکومت سے ہر وقت ٹکر لینے کا اختیار کر رکھا ہے۔

درخواست دعا

میرے والد محترم ماسٹر محمد حسین صاحب آسان دہلوی آجکل ہائی بلڈ پریشر کے شدید دورے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ آج سانس کی تکلیف میں قدرے افاقہ رہا۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ مسعود احمد ۔۔۔ ولد ۔۔۔ ۳۱۵ کرشن نگر لاہور

لاہور کا موسم

لاہور ۳۱ اگست : آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۶ اور کم سے کم ۷۹٫۴ تھا کل دن کے درجہ حرارت میں کسی تبدیلی کا امکان نہیں۔ اگلے چوبیس گھنٹوں میں موسم صاف رہے گا۔ کل طلوع آفتاب ۵ بج کر ۴۳ منٹ پر اور غروب آفتاب ۶ بج کر ۳۰ منٹ پر ہوگا۔

نوم پنہہ ۳۱ اگست۔ کمبوڈیا کے بادشاہ نوروڈوم ۔۔۔ وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو کی دعوت پر پیام پہلا دورہ ہندوستان کے دورہ پر عنقریب روانہ ہو جائیں گے۔

مشرقی بنگال کے

لاکھوں تباہ حال سیلاب زدہ لوگ

آپ کی امداد کے منتظر ہیں

اپنے صوبے کی بلند روایات کو قائم رکھنے کیلئے فراخدلی سے

اُن کی مدد کیجئے

تمام عطیات حبیب بنک لاہور یا اس کی مقامی شاخ میں ایسٹ بنگال فلڈ ریلیف کمیٹی پنجاب کے نام جمع کرائے جائیں۔ اور ان کی اطلاع کمیٹی کے سیکرٹری (چوہدری علی اکبر خان وزیر تعلیم پنجاب) کو دیجائے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴